سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ پر جہاں اور بعض بے بنیاد الزامات لگائے جاتے ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اپنے آبا و اجداد کے برخلاف جمالیاتی ذوق سے بالکل بے بہرہ تھا اور اسی لئے فنونِ لطیفہ سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔ ڈاکٹر محمد عبد اللہ چغتائی نے جو عہد عالم گیری کا وسیع اور خصوصی مطالعہ رکھتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتابچہ میں جو درحقیقت اُن کا ایک لکچر تھا۔ اس موضوع پر مفصل مگر مدلل اور محققانہ گفتگو کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ فنونِ لطیفہ میں جہاں تک تعمیرات اور محلات کی آرائش و زیبائش باغات اور نہروں کی دیکھ بھال اور مرمت۔ خورد نوش اور لباس میں نفاست کا تعلق ہے اورنگ زیب اس معاملہ میں اپنے کسی باپ دادا سے پیچھے نہیں تھا۔ رہی موسیقی! تو اُس کی نسبت ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ اورنگ زیب نے فن کو دربار کی سرپرستی سے آزاد کر کے اُس کو اس قابل بنا دیا کہ وہ عوام کی حوصلہ افزائی کے سایہ میں پھل پھول سکے۔ چنانچہ خود عہدِ عالم گیری میں بڑے بڑے موسیقار پیدا ہوئے علاوہ بریں فنونِ لطیفہ میں خطاطی بھی ہے اور سب جانتے ہیں کہ عالمگیر کو اس کا کس قدر شوق اور وہ اس فن کا کیسا ماہر تھا۔ غرض کہ ڈاکٹر چغتائی نے مذکورہ بالا الزام کے ایک ایک پہلو پر سیر حاصل اور محققانہ گفتگو کر کے اُس کے بے بنیاد ہونے کی حقیقت کو واضح کر دیا ہے۔ عہد عالمگیری کے ہر طالب علم کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

مجذوب اور اُن کا کلام | مرتبہ محمد رضا صاحب انصاری تقطیع خورد ضخامت ۱۲۸ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت عہ پتہ :- فرنگی محل کتاب گھر۔ فرنگی محل لکھنؤ۔

خواجہ عزیز الحسن مجذوب مولانا تھانویؒ کے مریدانِ باصفا میں عجیب صاحب جذب و حال بزرگ تھے۔ ایک عالم محویت و استغراق اُن پر ہر وقت طاری رہتا تھا۔ وہ شعر کہتے نہیں تھے۔ بلکہ شعر خود بخود اُن کی طبیعت سے اُبلتے تھے اور اس قدر تیزی سے کہ اُس پر بند باندھنا مشکل ہوتا تھا یہی وجہ ہے کہ اُن کے اکثر اشعار میں آمد کا رنگ ہے آورد کا نہیں مرزا غالبؔ نے خواجہ حالیؔ سے کہا تھا کہ اگر تم نے شاعری نہیں کی تو تم شاعری پر بھی ظلم کرو گے